کو بجا طور پر مستحسن قرار دیا ہے۔ معیارِ اشاعت بھی اطمینان بخش ہے البتہ آیاتِ قرآنی پر اعراب کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے، نیز: 'زکریا' درست ہے نہ کہ 'ذکریا' (ص ۲۰)۔ (رفیع الدین ہاشمی)

**عزیمت کے راہی**، دوم، حافظ محمد ادریس۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۳۲۰۔ قیمت (مجلد): ۲۳۵ روپے

برعظیم پاک و ہند میں تحریکِ اسلامی کا موجودہ قافلہ سید ابوالاعلیٰ مودودی علیہ الرحمہ کا صدقۂ جاریہ ہے، جس نے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں کو ایمان کی دولت سے مالا مال اور عمل کی لذت سے سرشار کیا ہے۔ اس تحریک کے بے شمار وابستگان کی زندگیاں کئی حوالوں سے شان دار مثالوں کا عنوان ہیں۔ اس دنیا میں آنے والے ہر فرد نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، اسی قانونِ قدرت کے تحت اس قافلے کے رفتگان بھی اپنی یادوں کا سرمایہ چھوڑ کر آخرت کو سدھارتے ہیں۔

حافظ محمد ادریس کے رواں قلم نے ان افراد کی زندگیوں کی یادوں کو قلم بند کرنے کے لیے مقدور بھر کاوش کی ہے۔ ان کی یہ یادداشتیں اور تاثرات ہفت روزہ ایشیا لاہور میں اشاعت پذیر ہوتے رہے ہیں۔ اب نظرثانی اور اضافوں کے بعد انھیں کتابی شکل دی گئی ہے۔ مصنف ان مرحومین کے ساتھ اپنے کسی نہ کسی ذاتی تعارف یا شخصی ربط کے حوالے سے تذکرے کا باب کھولتے ہیں، پھر شخصیت کی دینی خدمات، پُرکشش کردار اور وسیع اثرات کو موضوعِ تحریر بناتے ہیں۔ اس طرح یہ مختصر اور درمیانی ضخامت پر پھیلے ہوئے تذکرے درحقیقت دین سے وابستگی کی بنیاد پر متشکل ہوتے ہیں۔ جن کو روشن مثالوں اور زندہ جذبوں کے آئینے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ان تذکار کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مذکورہ مرحومین کے اہلِ خاندان، برادریاں اور علاقے کے لوگ بھی ان سے نسلی یا علاقائی وابستگی کے باعث ایک ذاتی کشش، زندہ کسک اور عمل کی دعوت کو محسوس کرسکتے ہیں۔

کتاب میں حسب ذیل حضرات کا تذکرہ ہے: مولانا جان محمد عباسی، محمد مامون الھضیبی، ملک غلام علی، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا فتح محمد، مولا محمد سلطان، میاں فیض الدین، طالب الہاشمی، آسی ضیائی، زیلم خان شہید، حافظ محمد سرور، ملک ظفراللہ خان، چودھری سلطان احمد، مختار حسن، خالد بزمی، ڈاکٹر محمد سعید، ڈاکٹر جمیل الرحمٰن، مولانا شمس الدین، ضیاء الرحمٰن، عبیدالرحمٰن مدنی، شیخ عبدالرشید، سوہنے خاں، جب کہ خواتین میں ساجدہ زبیری، عطیہ راحت، زیب النساء۔ بنیادی طور پر یہ تذکرہ